Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۷ محرم ۱۳۹۳ھ ، ۱۱ تبلیغ ۱۳۵۲ہش ، ۱۱ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۳۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۰ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرماتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۱۰ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

رات بھر سردرد اور چکروں کی تکلیف رہی نیند بھی نہیں آئی۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کیلئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۔ ۱۰ تبلیغ ۔ کل ۹ تبلیغ کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے بتایا کہ یہ دنیوی زندگی امتحان اور ابتلاؤں کی زندگی ہے۔ ہمارا رب ہمیں انعامات اور نعمتیں عطا فرما کر یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ ہم کس رنگ میں ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پھر وہ تکالیف اور آزمائش کے ذریعہ بھی امتحان لیتا ہے جو سچے مومن ہوتے ہیں وہ انعامات حاصل کر کے بھی عاجزانہ راہوں کو نہیں چھوڑتے اور ابتلاء کے وقت بھی وہ صبر اور ثبات قدم کے ساتھ اپنے رب سے تعلق کو قائم رکھتے ہیں اس امر پر محکم یقین رکھتے ہیں کہ بالآخر انہیں ہی کامیابی حاصل ہوگی۔

حضور نے فرمایا قرآنی بشارتوں کا اہل بننے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم عسر اور یسر دونوں حالتوں میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے چلے جائیں۔ اسی ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اپنی آئندہ نسلوں کی تربیتی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم انہیں اپنی تاریخ اور ماضی میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات سے آگاہ کرتے رہیں تاکہ ان کے قلوب میں بھی اپنے ربِ کریم سے تعلق قائم کرنے کا شوق پیدا ہو اور وہ بھی غلبۂ اسلام پر مستحکم یقین پیدا کر کے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں۔

انصار اللہ کی ماہانہ کارگزاری کا نیا فارم

حسب فیصلہ شوریٰ انصار اللہ ۱۳۵۱ہش / ۱۹۷۲ء مجلس انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری کا نیا فارم جو پہلے کی نسبت مختصر کر دیا گیا ہے چھپوا کر مجالس کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ جن مجالس کو نہ ملا ہو وہ دفتر کو اطلاع دیں، تاکہ دوبارہ بھجوایا جا سکے۔

یہ رپورٹ فارم مجالس کو اسلئے بھجوایا گیا ہے تاکہ وہ اپنے کام کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک اس رپورٹ فارم پر بھجوایا کریں جو مجالس باقاعدگی کے ساتھ اپنی ماہانہ کارگزاری کی رپورٹیں نہیں بھجواتیں ان کو اس سال کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ بھجوائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس زمانہ میں جو زہرناک ہوا پھیلی ہوئی ہے اس کا استیصال کسی انسان کے اختیار میں نہیں ہے

اس کا تدارک وہ خدائے حیّ و قیوم ہی کر سکتا ہے جو ہمیشہ خشک سالی کے بعد بارانِ رحمت نازل کرتا ہے

"اے بھائیو! اس زمانہ میں وہ زہرناک ہوا اندرونی اور بیرونی طور پر پھیلی ہوئی ہے کہ جس کا استیصال انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ اُس خدائے حیّ و قیوم قادرِ مطلق کے اختیار میں ہے جو موسموں کو بدلتا اور وقتوں کو پھیرتا اور خشک سالی کے بعد بارانِ رحمت نازل کرتا ہے۔ اور جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ گرمی کی شدّت آخر بارش کو کھینچ لاتی ہے اِس طرح پر کہ جب گرمی کمال کو پہنچتی ہے اور اُس درجہ کے قریب اپنا قدم رکھنے لگتی ہے کہ جس سے قریب ہے کہ بنی آدم ہلاک ہو جائیں، تب اُس صانعِ قدیم کی حکمتِ کاملہ سے اُس گرمی کا ایک تیز اثر سمندروں میں پڑتا ہے اور بوجہ شدّت اُس گرمی کے سمندروں میں سے بخارات اُٹھتے ہیں تب سمندروں کی ہوا جو کہ سرد اور بھاری اور امساک کی قوّت اپنے اندر رکھتی ہے، اُن بخارات کو اپنے میں جذب کر کے ..... اُن سے بھر جاتی ہے اور قرب و جوار کی ہوائیں قدرتی طور پر متحرک ہو کر اُس کو دھکیلتی اور حرکت میں لاتی ہیں اور خود واسطہ بنکر اس بات کیلئے موجب ٹھہرتی ہیں کہ تا وُہ ہوا بادلوں کی صورت ہو کر اپنے تئیں طبعاً اُسی زمین کی طرف لاوے جہاں کی ہوا اُسکی نسبت زیادہ گرم اور لطیف اور کم وزن اور کم مزاحم ہو۔ تب اُسی قدر کے موافق بارش ہوتی ہے کہ جس قدر گرمی ہوتی ہے۔ یہی صورت اس رُوحانی بارش کی بھی ہے جو ظاہری بارش کی طرح قدیم سے اپنے موسموں پر برستی چلی آئی ہے یعنی اس طرح پر کہ خشک سالی کے ایّام میں جبکہ خشک سالی اپنے کمال اور انتہا کو پہنچ جاتی ہے یکدفعہ مستعد دِلوں کی گرمی اور طلب اور خواہش کی حرارت نہایت جوش میں آجاتی ہے تب وُہ گرمی رحمت کے دریا تک جو ایک سمندرِ ناپیدا کنار ہے اپنے التہاب اور سوز کو پہنچا دیتی ہے تب دریائے رحمت اسکے تدارک کیلئے توجہ فرماتا ہے اور فیضِ بے علّت کے نُورانی بخارات نکلنے شروع ہو جاتے ہیں تب وہ مقرب فرشتے جو اپنے نفس کی جُنبش اور جوش سے بھرے پڑے ہوئے اور نہایت لطیف اور یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ کا مصداق ہیں، اُن فیوض کو قبول کر لیتے ہیں۔ پھر اُن فرشتوں سے تعلّق رکھنے والی طبیعتیں جو انبیاء اور رسول اور محدَّثین ہیں اپنے حقّانی جوشوں سے اُن کو حرکت میں لاتے ہیں اور خود واسطہ بن کر ایسے محلّ مناسب پر برسا دیتے ہیں جو استعداد اور طلب کی گرمی اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ صُورت ہمیشہ اِس عالم میں بوقتِ ضرورت ہوتی ہی رہتی ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۰ و ۵۱)

پبلشر:۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سیّد عبدالحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ھ

قرآن مجید کا خود اپنے متعلق ایک دعویٰ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے اس کلام بلاغت نظام کے بے مثل و مانند ہونے کا خود دعویٰ کیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ مخالفین اسلام پورا قرآن مجید تو کجا اس جیسی ایک سورۃ بھی بنانے پر قادر نہیں ہوسکتے۔ وہ قیامت تک اس کی مثل بنانے سے قاصر رہیں گے اور اس طرح قرآن مجید کا بے مثل و مانند کلام الٰہی ہونا ہر زمانہ میں دنیا پر آشکار ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس دعوے کا قرآن مجید میں بہ تکرار ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کافروں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:-

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ (البقرہ آیات ۲۴، ۲۵)

اور اگر اس کلام کے سبب سے جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے تم شک میں مبتلا ہو گئے ہو تو اگر تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورۃ ہی لے آؤ اور اپنے غیر اللہ مددگاروں کو بھی اپنی مدد کے لئے بلا لو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا اور تم ہرگز ایسا نہ کرسکو گے تو اس آگ کے سے بچنے کی فکر کرو جس کا ایندھن آدمی (یعنی تم جیسے لوگ) اور پتھر (یعنی تمہارے خود تراشیدہ بت) ہیں۔

سورۃ یونس میں اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور انداز سے بیان فرمایا ہے۔ جہاں سورۃ البقرہ کی مذکورہ بالا آیت میں قرآن مجید کے بارہ میں کافروں کے شبہ کی طرف اشارہ کرکے اس کے بے مثل و مانند ہونے کا دعویٰ فرمایا وہاں سورہ یونس کی ایک اور آیت میں کافروں کے شبہ کو کھول کر بیان کر دیا اور وہ یہ کہ وہ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خود اپنے دماغ سے گھڑ لیا ہے اور منسوب خدا کی طرف کر رہے ہیں۔ ان کے اس شبہ کو وضاحت سے بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے بے مثل و مانند کلام الٰہی کے ہونے کو ایک زبردست دعوے کے طور پر بیان فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے:-

وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَى مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ (یونس آیات ۳۸، ۳۹)

اور اس قرآن کا اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے جھوٹے طور پر بنا لیا جانا ممکن ہی نہیں ہوسکتا بلکہ یہ تو اس کلام الٰہی کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے پہلے موجود ہے اور کتاب الٰہی (میں جو کچھ پایا جانا چاہیئے اس) کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اسے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے؟ تو انہیں کہہ کہ اگر تم اس بیان میں سچے ہو تو اس کی سورتوں جیسی کوئی ایک ہی سورۃ لے آؤ، اور اللہ کے سوا جس کسی کو بھی بلانے کی تمہیں طاقت ہو اپنی مدد کیلئے بلا لو۔

اس دعوے کے (کہ قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کی مثل بھی بنانے پر کوئی قادر نہیں ہوسکتا) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد دلائل دیئے ہیں اور اس طرح قرآن مجید کے حسن و جمال اس کے کمالات اور عظیم الشان انوار و برکات کو آشکار فرمایا ہے۔ اس کے ان کمالات کی ایک دلیل اللہ تعالیٰ نے یہ دی ہے کہ قرآن مجید ایک ایسی زبان میں نازل ہوا ہے جو الفاظ کی بے اندازہ کثرت، معانی و مطالب کی بے اندازہ وسعت اور ایجاز و تفصیل کے اعتبار سے اسالیب بیان کی ندرت میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوسری دلیل یہ دی ہے کہ قرآن مجید میں الفاظ کی نہایت درجہ محکم و بلیغ ترتیب بجائے خود ایک معجزہ ہے۔ سو گویا قرآن مجید جس زبان میں نازل ہوا وہ نہایت فصیح و بلیغ ہے۔ پھر اس کی ترتیب الفاظ اور اسلوب بیان ایسا ہے جو ظاہری اور باطنی لحاظ سے فصاحت و بلاغت میں اس اوج کمال کو پہنچا ہوا ہے کہ جس تک کسی انسانی کلام کی رسائی ممکن ہی نہیں ہے۔ (قرآنی اعجاز کے اس پہلو پر قرآن مجید کی رو سے ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق)

کمال محویت کا عجیب عالم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود قرآن سے متعلق ایک حکم دیا ہے اور وہ حکم یہ ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو نہ صرف یہ کہ خاموش ہو جاؤ بلکہ کلام الٰہی کو توجہ اور انہماک سے سنو اور اس کے معانی و مطالب پر غور کرو چنانچہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ (الاعراف آیت ۲۰۵)

اور (اے لوگو!) جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنا کرو اور چپ رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

ہر چند کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اور یہ تمام کا تمام آپ کے پُر انوار سینے میں محفوظ تھا۔ بایں ہمہ آپؐ خود دوسروں سے قرآن سنا کرتے تھے اور یہ امر آپؐ کو بیحد پسند اور مرغوب تھا کہ کوئی آپؐ کو قرآن سنائے۔ اور جب کوئی آپؐ کو قرآن سناتا تھا تو آپؐ اس درجہ توجہ اور احترام سے سنا کرتے تھے کہ آپؐ پر محویت کا ایک عجیب عالم طاری ہو جاتا تھا۔ اس کے معانی و مطالب اور حقائق و معارف پر غور کرتے وقت آپؐ کے استغراق کا یہ عالم ہوتا کہ یوں لگتا کہ آپؐ کسی اور عالم میں پہنچے ہوئے ہیں۔ دوسروں سے قرآن مجید سننے کے دوران آپؐ پر وارد ہونے والی کیفیت کا متعدد احادیث میں ذکر آتا ہے۔ ایسی ایک حدیث حضرت ابن مسعودؓ سے بھی مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:-

قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ" قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: "إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي" فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى جِئْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ "فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا" قَالَ: "حَسْبُكَ الْآنَ" فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

(بخاری باب حسن الصوت بالقرأۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا قرآن مجید سناؤ۔ میں نے حیران ہو کر عرض کیا حضور! میں آپ کو قرآن سناؤں؟ حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا دوسرے سے قرآن مجید سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ تب میں نے سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا کہ "کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر تجھے گواہ بنائیں گے"، آپؐ نے فرمایا بس کرو۔ تلاوت ختم کرکے جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

درخواست دعاء

سلسلہ کے مخلص خادم میرے محسن چچا زاد بھائی شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ لاہور جن کے توسط سے خاکسار کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق عطا ہوئی، پچھلے نومبر سے بعارضہ قلب بیمار چلے آتے ہیں اور صاحب فراش ہیں۔ سلسلہ کے تمام بزرگوں، دوستوں اور خواتین مبارکہ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ دردِ دل سے دعائیں کریں کہ خدائے قادر و شافی انہیں شفائے عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے اور پھر سے فعال زندگی اور سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ ان دنوں جو عوارض زیادہ تکلیف دہ ہیں وہ شدید قبض اور ٹانگوں میں درد کی شکایات ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات نیند پر اثر پڑتا ہے اور بھوک بالکل نہیں لگتی۔ چند دنوں سے ہومیو پیتھک علاج کی طرف توجہ کی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسمیں برکت ڈالے۔ جسمانی ضعف کے سبب معمول کے مطابق عبادت کرنے سے معذوری کا خیال طبیعت میں بے حد رقت پیدا کر دیتا ہے۔ (شیخ خادم حسین۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کے مقدس پرانوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے کشمیر میں آنیکا ذکر نہایت اہم تاریخی انکشاف

بھوشیہ پران کی اصل سنسکرت عبارت کا مصدقہ عکس اور کشمیر میں راجہ شالباہن کی حضرت (مسیح) سے ملاقات

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی (مربی سلسلہ))

قبل ازیں خاکسار راقم الحروف کے بعض مضامین اخبارات میں شائع ہوئے تھے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے کشمیر میں آنے کا ذکر ہندوؤں کے مقدس پرانوں میں سے ایک "بھوشیہ پران" میں پایا جاتا ہے۔ بعض قارئین نے اس پر بھوشیہ پران کی اصل سنسکرت عبارت پیش کرنے کا مطالبہ کیا تھا ہم نے بھوشیہ پران کی تلاش کرائی تو عرصہ دراز کی کوششوں کے بعد محض خدا تعالیٰ کے فضل سے بمبئی (بھارت) سے اس پران کا ایک نسخہ حاصل کرنے میں ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ وہاں سے خاص کوشش کے ساتھ اس کا مصدقہ عکس منگوا لیا گیا تھا جو ہمیں اب موصول ہو چکا ہے۔ ہم قارئین و محققین کی دلچسپی کے لئے اصل سنسکرت عبارت کا مصدقہ عکس اخبار ہذا میں شائع کرتے ہیں اور پنڈت لکھشمن آریہ اپدیشک نے اس کا جو ترجمہ کیا ہے۔ وہ بھی انہی کے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ یہ ترجمہ انہوں نے بھوشیہ پران کی آلوچنا میں دیا ہے۔

"ایک بار شک دیش کا راجہ شالباہن ہمالہ کی چوٹی پر گیا۔ تو اس طاقتور راجہ نے ہون دیش کے بیچ میں پہاڑ پر بیٹھے ہوئے ایک گورے رنگ والے سفید کپڑے پہنے ہوئے پاک انسان کو دیکھا راجہ نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں وہ خوش ہو کر بولا میں کنواری کے گربھ (کنواری کے بطن) سے پیدا ہوا خدا کا بیٹا ہوں۔ میں ملیچھ دھرم کا اپدیشک اور ستیہ برت کا دھارن کرنے والا ہوں یہ سنکر راجہ نے کہا آپ کون سے دھرم کو مانتے ہیں وہ بولا اے راجہ ملیچھ دیش میں ستیہ کے ناش ہونے (صداقت معدوم ہونے) اور مریادا کے ٹوٹ جانے سے (حدود شریعت قائم نہ رہنے سے) میں مسیح کے روپ میں پرگٹ ہوا ہوں ملیچھوں کے بیچ میں ایشا مسی (عیسےٰ مسیح) بھینگہ پرگٹ ہوئی اسکو ملیچھوں سے پراپت کر کے مسیح بھاو کو پراپت ہو گیا۔ ہے راجن اس کرم سے میں ناش کو پراپت ہوگی ایش کی مورتی ہردے میں پراپت ہونے کے کارن میرا عیسےٰ مسیح نام مشہور ہے۔"

(بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب کھنڈ ۳ ادھیائے ۲ شلوک ۱ تا ۳۱)

پنڈت لکھشمن نے بھوشیہ پران کی آلوچنا میں یہ ترجمہ درج کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "اس لیکھ میں بائیبل میں بیان شدہ مریم کے پتر عیسےٰ کا ذکر ہے اور عیسےٰ کے دھرم کو نیائے تھا شنیہ سے ٹیکت اور ویدک سدھ کیا گیا ہے۔"

(بھوشیہ پران کی آلوچنا صفحہ ۹۱ مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ پریس دہلی)

اصل سنسکرت عبارت کے مصدقہ عکس اور اس کے ترجمہ مذکورہ کے بعد اب ان لوگوں کے شکوک دور ہو جانے چاہئیں جو نیک نیتی سے سنسکرت عبارت کا عکس مانگتے تھے۔ اصل عبارت ہمارے پاس موجود ہے۔ جس پر بمبئی لائبریری (بھارت) کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

واضح رہے کہ اس بھوشیہ پران کا ذکر اس سے قبل خواجہ نذیر احمد صاحب نے اپنی کتاب "جیزز ان ہیون آن ارتھ" میں بھی کیا ہے اور اس کا ترجمہ بھی دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس میں بعض غلطیاں تھیں اور سنسکرت کا اصل حوالہ بھی موجود نہیں تھا۔ یہ اصل حوالہ اور اس کا مستند ترجمہ ہم پہلی دفعہ شائع کر رہے ہیں۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

عبارت میں جس پاک انسان کا ذکر کیا گیا ہے اس نے یہ بھی بتلایا کہ میں کنواری کے بطن سے پیدا ہوا خدا کا بیٹا ہوں اور آخر میں اپنا نام عیسیٰ مسیح بھی بتلایا ہے۔ ان الفاظ سے اس امر میں کوئی شک نہیں رہتا کہ آپ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہی تھے جو فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر میں آئے تھے۔ خدا کا بیٹا کے الفاظ قدیم الہامی محاورات کے مطابق خدا کے پیارے کے معنوں میں استعمال ہوا کرتے تھے۔ یہاں بھی انہی معنوں میں سمجھنا چاہیئے۔

ملیچھ دیش سے مراد باہر کا ملک ہے۔

मम धामांशो भविष्यति दुर्मम ॥ ३३ ॥ इत्याग्निवंशजान्भूपान्स्थापयिष्यामि वै कलिम् ॥ इति श्रुत्वा शिवो देवस्तत्रैवान्तरधीयत ॥ ३४ ॥
इति श्रीभविष्ये महापुराणे प्रतिसर्गपर्वणि चतुर्युगखण्डापरपर्याये कलियुगीयेतिहाससमुच्चये विक्रमाख्यानकाले प्रथमोऽध्यायः ॥ १ ॥ ७४ ॥
॥ ॥ सूत उवाच ॥ ॥ प्रातः काले च संप्राप्त पाण्डवाः पुत्रशोकिनः ॥ प्रेतकार्याणि ते कृत्वा भीष्मान्तिकमुपाययुः ॥ १ ॥ राजधर्म [illegible]
न्दानधर्मान्विभागशः ॥ श्रुत्वायजन्नश्वमेधैस्त्रिभिरुत्तमकर्मभिः ॥२॥ षट्त्रिंशदब्दराज्यं हि कृत्वा स्वर्गपुरं ययुः ॥ जनिष्यन्ते तदंशा वै कलियुगे
विशुद्धये ॥ ३ ॥ ॥ व्यास उवाच ॥ ॥ इत्युक्त्वा स मुनिः सर्वान्पुनः मुनो वदिष्यति ॥ गच्छध्वं मुनयः सर्वे योगनिद्रावशा वयम् ॥ नक
तीर्थे समाधिस्थौ ध्यायेऽहं त्रिगुणात्परम् ॥ ४ ॥ इति श्रुत्वा तु मुनयो नैमिषारण्यवासिनः ॥ योगसिद्धिं समास्थाय [illegible]
॥ ५ ॥ द्वादशाब्दशते कालेऽतीते ते शौनकादयः ॥ ६ ॥ उत्थाय देवखाते च स्नानध्यादिकाः क्रियाः ॥ कृत्वा सूतान्तिकं गत्वा वदिष्यन्ति
पुनर्वचः ॥ ७ ॥ ॥ ऋषय ऊचुः ॥ ॥ विक्रमाख्यानकालोऽयं द्वापरे च शिवाज्ञया ॥ विनीतान्भगवन्भूमौ तदा [illegible] ॥ ८ ॥
॥ ॥ सूत उवाच ॥ ॥ स्वर्गते विक्रमादित्ये राजानो बहुधाऽभवन् ॥ तथाष्टादश राज्यानि तेषां नामानि मे शृणु ॥ ९ ॥ पश्चिमे सिन्धु
नते सेतुबन्धे हि दक्षिणे ॥ उत्तरे बदरीस्थाने पूर्वे च कपिलान्तिके ॥१०॥ अष्टादशैव राष्ट्राणि तेषां मध्ये बभूविरे ॥ इन्द्रप्रस्थं च पांचालं कुरु
क्षेत्रं च कापिलम् ॥ ११ ॥ अन्तर्वेदी व्रजश्चैवाजमेरं मरुधन्व च ॥ गौर्जरं च महाराष्ट्रं द्राविडं च कलिंगकम् ॥ १२ ॥ आवंत्यं चौडुपं वंगं गौडं
मागधमेव च ॥ कौशल्यं च तथा ज्ञेयं तेषां राजा पृथक्पृथक् ॥ १३ ॥ नानाभाषाः स्थितास्तत्र बहुधर्मप्रवर्तकाः ॥ एवमब्दशतं जातं ततस्ते वै
शकादयः ॥१४॥ श्रुत्वा धर्मविनाशं च बहुवृंदैः समन्विताः ॥ केचित्तीर्त्वा सिंधुनदीमार्य्यदेशे समागताः ॥ १५ ॥ हिमपर्वतमार्गेण सिंधुमार्गेण
चागमन् ॥ जित्वार्य्यांल्लुंठयित्वा तान्स्वदेशं पुनराययुः ॥ १६ ॥ गृहीत्वा योषितस्तेषां परं हर्षमुपाययुः ॥ एतस्मिन्नन्तरे तत्र शालिवाहनभूपतिः
॥ १७ ॥ विक्रमादित्यपौत्रश्च पितृराज्यं गृहीतवान् ॥ जित्वा शकान्दुराधर्षांश्चीनतैत्तिरिदेशजान् ॥ १८ ॥ बाह्लीकान्कामरूपांश्च रोमजान्खुरजा
न्छठान् ॥ तेषां कोशान्गृहीत्वा च दंडयोग्यानकारयत् ॥ १९ ॥ स्थापिता तेन मर्य्यादा म्लेच्छार्याणां पृथक्पृथक् ॥ सिंधुस्थानमिति ज्ञेयं राष्ट्र
मार्य्यस्य चोत्तमम् ॥२०॥ म्लेच्छस्थानं परं सिन्धोः कृतं तेन महात्मना ॥ एकदा तु शकाधीशो हिमतुंगं समाययौ ॥ २१ ॥ हूणदेशस्य मध्ये
वै गिरिस्थं पुरुषं शुभम् ॥ ददर्श बलवान्राजा गौरांगं श्वेतवस्त्रकम् ॥ २२ ॥ को भवानिति तं प्राह स होवाच मुदान्वितः ॥ ईशपुत्रं च मां

विद्धि कुमारीगर्भसंभवम् ॥ २३ ॥ म्लेच्छधर्मस्य वक्तारं सत्यव्रतपरायणम् ॥ इति श्रुत्वा नृपः प्राह धर्मः को भवतो मतः ॥ २४ ॥ श्रुत्वो
वाच महाराज प्राप्ते सत्यस्य संक्षये ॥ निर्मर्यादे म्लेच्छदेशे मसीहोऽहं समागतः ॥ २५ ॥ ईशामसी च दस्यूनां प्रादुर्भूता भयंकरी ॥ तामहं
म्लेच्छतः प्राप्य मसीहत्वमुपागतः ॥ २६ ॥ म्लेच्छेषु स्थापितो धर्मो मया तच्छृणु भूपते ॥ मानसं निर्मलं कृत्वा मलं देहे शुभाशुभम् ॥२७॥
नैगमं जपमास्थाय जपेत निर्मलं परम् ॥ न्यायेन सत्यवचसा मनसैक्येन मानवः ॥ २८ ॥ ध्यानेन पूजयेदीशं सूर्यमंडलसंस्थितम् ॥
अचलोऽयं प्रभुः साक्षात्तथा सूर्योऽचलः सदा ॥ २९ ॥ तत्त्वानां चलभूतानां कर्षणः स समंततः ॥ इति कृत्येन भूपाल मसीहा विलयं
गता ॥ ३० ॥ ईशमूर्तिर्हृदि प्राप्ता नित्यशुद्धा शिवंकरी ॥ ईशामसीह इति च मम नाम प्रतिष्ठितम् ॥ ३१ ॥ इति श्रुत्वा स भूपालो
नत्वा तं म्लेच्छपूजकम् ॥ स्थापयामास तं तत्र म्लेच्छस्थाने हि दारुणे ॥ ३२ ॥ स्वराज्यं प्राप्तवान्राजा हयमेधमचीकरत् ॥ राज्यं
कृत्वा स षष्ट्यब्दं स्वर्गलोकमुपाययौ ॥ ३३ ॥ स्वर्गते नृपतौ तस्मिन्यथा चासीत्तथा शृणु ॥ ३४ ॥ इति श्रीभविष्ये महापुराणे प्रति
सर्गपर्वणि चतुर्युगखण्डापरपर्याये कलियुगीयेतिहाससमुच्चये शालिवाहनकाले द्वितीयोऽध्यायः ॥ २ ॥ ७ ॥ ॥ श्रीसूत उवाच ॥ ॥ शालिवा
हनवंशे च राजानो दश चाभवन् ॥ राज्यं पंचशताब्दं च कृत्वा लोकान्तरं ययुः ॥ १ ॥ मर्य्यादा क्रमतो लीना जाता भूमंडले तदा ॥ भूपति
र्दशमो यो वै भोजराज इति स्मृतः ॥ दृष्ट्वा प्रक्षीणमर्य्यादां बली दिग्विजयं ययौ ॥ २ ॥ सेनया दशसाहस्र्या कालिदासेन संयुतः ॥ तथान्यै
र्ब्राह्मणैः सार्द्धं सिंधुपारमुपाययौ ॥ ३ ॥ जित्वा गांधारजान्म्लेच्छान्काश्मीरान्नारवान्छठान् ॥ तेषां प्राप्य महाकोशं दंडयोग्यानकारयत् ॥४॥
एतस्मिन्नन्तरे म्लेच्छ आचार्येण समन्वितः ॥ महामद इति ख्यातः शिष्यशाखासमन्वितः ॥ ५ ॥ नृपश्चैव महादेवं मरुस्थलनिवासिनम् ॥
गंगाजलैश्च संस्नाप्य पंचगव्यसमन्वितैः ॥ चंदनादिभिरभ्यर्च्य तुष्टाव मनसा हरम् ॥ ६ ॥ ॥ भोजराज उवाच ॥ ॥ नमस्ते गिरिजानाथ
मरुस्थलनिवासिने ॥ त्रिपुरासुरनाशाय बहुमायाप्रवर्तिने ॥ ७ ॥ म्लेच्छैर्गुप्ताय शुद्धाय सच्चिदानन्दरूपिणे ॥ त्वं मां हि किंकरं विद्धि शरणार्थ
मुपागतम् ॥ ८ ॥ ॥ सूत उवाच ॥ ॥ इति श्रुत्वा स्तवं देवः शब्दमाह नृपाय तम् ॥ गंतव्यं भोजराजेन महाकालेश्वरस्थले ॥ ९ ॥
म्लेच्छैः सुदूषिता भूमिर्वाहीका नाम विश्रुता ॥ आर्यधर्मो हि नैवात्र वाहीके देशदारुणे ॥ १० ॥ बभूवात्र महामायी योऽसौ दग्धो मया पुरा ॥
त्रिपुरो बलिदैत्येन प्रेषितः पुनरागतः ॥ ११ ॥ अयोनिः स वरो मत्तः प्राप्तवान्दैत्यवर्द्धनः ॥ महामद इति ख्यातः पैशाचकृतितत्परः ॥ १२ ॥

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو نیکی کا نمونہ دکھانے کیلئے بنایا ہے"

(مسیح موعودؑ)

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک ڈی (۷) ڈیرہ غازیخان)

انسان جب دنیا کی طرف جھکتا ہے تو اس کا رشتہ اپنے پیدا کرنے والے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس صورت میں شیطان اسے جلد ہی گمراہ کر لیتا ہے اور ہلاکت تک پہنچا دیتا ہے۔ گمراہی اور ضلالت ہمیشہ اس کے ذریعہ سے ہی پھیلتی رہی ہے۔ اس وقت دنیا میں جتنی گمراہی اور ضلالت پھیلی ہوئی ہے۔ پہلے زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ انسان سراسر مادی بن گیا ہے۔ وہ اپنی روحانی اقدار کھو چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے تاکہ عابد اور معبود کا رشتہ پھر سے استوار ہو جائے۔ بندہ اپنے مالک کو شناخت کرے اور جس مقصد کے لئے وہ دنیا میں آیا ہے اسے پورا کرے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جماعت تیار کی ہے جس کی غرض و غایت حضور ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور وہ تقویٰ اور طہارت کے اعلیٰ درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہو"

پس اس جماعت کا نمونہ ایسا ہونا چاہئے کہ جسے دیکھ کر لوگوں کو خدا یاد آوے یعنی وہ خدا نما وجود بن جائیں دوسرے لفظوں میں وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں فناء ہو کر اور تخلقوا باخلاق اللہ کے سانچے میں ڈھل کر خدائی صفات کے مظہر بن جائیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تبھی ہو سکتی ہے جب اس کا بندہ تقویٰ اور طہارت کے اعلیٰ مقام پر قائم ہو جائے کیونکہ وہ فرماتا ہے میں متقیوں کے ساتھ ہوں میں متقیوں سے محبت کرتا ہوں۔ جب انسان متقی بن جائیگا یعنی ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھے گا۔ تو اس طریق سے وہ اپنے نفس کا تزکیہ کر لے گا۔ اسے دل کی پاکیزگی حاصل ہو جائے گی۔ اس کا دل حسن کی جلوہ گاہ بن جائے گا۔ چونکہ وہ قدوس ہے۔ اس لئے وہ پاکیزہ دل کو اپنے جلوہ گری کے لئے چنتا ہے۔ پس جس دل میں خدا کی جلوہ گری ہو اس وجود سے خدا نظر آتا ہے دل اس کی طرف بے اختیار کھچے چلے جاتے ہیں۔ جب ایسے وجود دنیا میں موجود ہوں تو خدا تعالیٰ کی ہستی میں کون شک کر سکتا ہے چنانچہ اس جماعت کا قیام حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کو دکھاتا ہے تاکہ دنیا ہدایت پائے۔ لہذا ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد تقویٰ اور طہارت اخلاص و وفا میں بلند مقام حاصل کرے۔ جب یہ صورت ہو گی تو جماعت کے لوگوں میں ایک جذب پیدا ہو جائیگا۔ جس کے ذریعہ سے دنیا خود بخود ان کی طرف کھنچی چلی آئیگی اور روحانی آسودگی حاصل کرے گی۔ اس وقت دنیا کا فہیم طبقہ جماعت احمدیہ کی دیانت اخلاق حسنہ اور تقویٰ اور طہارت کی برتری کا قائل ہے اور یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکات کے طفیل ہے۔ ورنہ ہم اپنی حالت کو خوب جانتے ہیں کہ ہم میں کتنی کمزوریاں اور خامیاں موجود ہیں اگر ہم اپنی پوری اصلاح کر لیں اور اپنے دلوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کر لیں تو بہت تھوڑے عرصہ میں دنیا میں ایک انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ دنیا اس وقت ذہنی اور روحانی سکون کی سخت محتاج ہے یہ چیز صرف اسلام اور احمدیت ہی میں ملے گی۔ جب وہ سچے دل سے اسلام کا جوا اپنی گردن پر رکھیں گے اور قرآن اور سنت کو اپنا دستور العمل بنائیں گے۔ تب ان کو خوف اور حزن سے نجات ملے گی۔ فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

لیکن یاد رکھو کہ انسان اپنا عقیدہ کسی کے کہنے پر نہیں بدل دیتا۔ عقیدہ دل سے تعلق رکھتا ہے اور دل اخلاق فاضلہ سے مسخر کئے جاتے ہیں۔ دل تو محبت سے قائل ہوتے ہیں۔ ورنہ نری زبانی تبلیغ سے کون اپنا عقیدہ چھوڑتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی ایک جماعت تیار کی وہ صرف زبانی تبلیغ یا وعظ و نصیحت کی پیداوار تو نہ تھی۔ ان لوگوں نے تو حضور کے اخلاق فاضلہ اور شفقت بے پایاں کو دیکھ کر اسلام قبول کیا تھا۔ وہ محبت کی تلوار تھی جو حضور نے چلائی اور دلوں کو فتح کیا۔ وہ سب محبت کے اسیر تھے فتح مکہ کے بعد جب کفار کو پکڑ کر حضور کے سامنے پیش کیا گیا کہ ان کا فیصلہ کیا جائے تو حضور نے ان سب کو چھوڑ دیا اور فرمایا۔ آج تم آزاد ہو۔ جاؤ تمہیں معاف کیا جاتا ہے۔ حضور کے ان اخلاق کریمانہ کو دیکھ کر ان لوگوں کو بصیرت حاصل ہو گئی۔ اور کہا کہ جو شخص ہم جیسے دشمنوں کو معاف کر سکتا ہے وہ عام آدمی نہیں ہو سکتا۔ خدا کا سچا رسول ہی ہو سکتا ہے اسپر وہ سب حلقہ بگوش اسلام ہو گئے

اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد

پس یہ بات مسلّم ہے کہ اخلاق کریمانہ کا جتنا گہرا اثر ہوتا ہے کسی اور چیز کا نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں کہ محبت کا تیر کبھی خطا نہیں جاتا۔ محبت کا جواب تو جانور بھی محبت سے دیتے ہیں اور اپنی جان تک مالک پر نثار کر دیتے ہیں۔ پس اس جماعت کا قیام اس غرض کے لئے ہوا ہے کہ جماعت کے لوگوں کے اخلاق حسنہ محبت اور ہمدردی کو دیکھ کر دنیا کو خدا یاد آوے اور وہ اپنے رب کو شناخت کر کے اس سے تعلق قائم کریں۔ لیکن اگر ہمارا نمونہ درست نہیں۔ اور ہم میں وہ جذبہ نہیں تو ہم اسلام کو دنیا میں کیسے پھیلا سکیں گے پس ہم لوگ بہت بڑی ذمہ داری کے نیچے ہیں۔ ہم نے جو عہد بیعت کے وقت کیا تھا اس کو نبھانا چاہیئے۔ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ نیکی کا نمونہ ہوں۔ تقویٰ اور طہارت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ جائیں۔ پھر دنیا ہمارے اخلاق حسنہ۔ محبت۔ ہمدردی اور ایثار کو دیکھ کر بے اختیار ہمارے پاس آئیگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا نمونہ ہمارے سامنے ہے وہ لوگ بلاشبہ نیکی کا نمونہ تھے ان کے ذریعہ سے ہی احمدیت پھیلی ان کے اخلاق حسنہ کو دیکھ کر دل ان کی طرف مائل ہو جاتے تھے۔ ان کا وجود خدا نما تھا وہ اپنے زمانہ کے غوث اور قطب تھے ان کی روحانی رفعتوں کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت نے ان کو کندن بنا دیا تھا۔ وہ پہلے بھی ایسے ایک دنیا ان کی عزت اور عظمت کی قائل رہی ان کے ذریعہ سے ہی روحانی انقلاب برپا ہوا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جنہیں صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شمولیت کا فخر حاصل ہے۔ ۱۹۱۳ء میں لندن میں بیرسٹری کی تعلیم حاصل کرنے گئے۔

آپ نے اس زمانہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو ایک خط میں لکھا: کہ:-

"امسال گرمی کی تعطیلات میں۔ میں فن لینڈ۔ روس۔ سویڈن کی سیر کو گیا تھا جیسے شاید پچھلے عریضہ میں عرض کر چکا ہوں ایک جہاز پر سفر کرتے ہوئے فن لینڈ کی ایک طالب علم خاتون سے ملاقات ہوئی جو انگریزی کے علاوہ پانچ اور زبانیں بولتی اور پڑھتی ہے۔ چونکہ اس نے پہلے کوئی ہندوستانی نہیں دیکھا تھا اسلئے اس کی اور میری بہت دیر تک ہندوستان اور اسلام پر گفتگو ہوتی رہی اور بعد میں فن لینڈ پہنچ کر بھی چند دفعہ اس کی ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھ سے صاف کہہ دیا کہ میرا عیسائیت پر بالکل ایمان نہیں اور میں اکثر اس وجہ سے ناخوش رہتی ہوں۔ کہ میں کوئی مذہب نہیں رکھتی اگر میرا کسی بات پر ایمان ہو تو میں زیادہ خوش رہوں۔ میں نے اسلام کے سادہ اصول اسے بتائے سن کر کہنے لگی کہ جو باتیں تم بتاتے ہو۔ اگر یہی اسلام ہے تو میں شاید مسلمان ہو جاؤں گی کیونکہ میں محسوس کرتی ہوں کہ میں ان باتوں پر ایمان لا سکتی ہوں . . . جب پہلے اس خاتون سے میری ملاقات ہوئی تو اس نے خیال کیا۔ کہ کوئی جاہل گنوار ہے اور بعد میں اس کا خیال بدلتا گیا۔ پھر اس کو حیرت اور تعجب ہوا۔ کیونکہ وہ فن لینڈ کی تاریخ وغیرہ کے متعلق کچھ چھیڑتی تو میں اسکو پہلے ہی بتا دیتا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔ پھر اس نے میرے عام چلن پر غور کیا۔ تو اسکو اور بھی تعجب ہوا کہ اس شخص کے اخلاق اور یورپی اخلاق میں اتنا فرق کیوں ہے۔ چنانچہ اس نے مجھ سے ایشیائی تہذیب اور میرے مذہب کے متعلق سوال کرنا شروع کیا۔ پھر اس کی جرأت اور بڑھنی شروع ہوئی۔ میں نے معلوم کیا کہ وہ خود بالکل ایشیائی خیالات کی عورت ہے پردہ اور طلاق کے متعلق جب گفتگو ہوئی تو اب مجھے حیرت ہونے لگی۔ کیونکہ ان مضامین پر بھی ہم نے دیکھا آپکو بالکل ہمخیال پایا۔ . . . یورپ میں لڑکوں اور لڑکیوں کا آپس میں جیسے میل جول ہوتا ہے اور وہاں جیسے سفر میں جہازوں پہ اس کے دہرانے کی ضرورت نہیں لیکن جب اس خاتون نے دیکھا کہ میں اس میں بھی اوروں سے مختلف ہوں۔ تو اس نے میری بہت عزت کرنی شروع کر دی۔ چنانچہ اس نے مجھ سے کہا کہ اول اول تو میں نے جاہل خیال کیا اور بچہ سمجھا۔ لیکن اب میں ہر وقت آپ سے ڈرتی ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مختار احمد صاحب ایاز کا ذکرِ خیر

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب. سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

محترم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز ربع صدی سے زائد عرصہ تک مشرقی افریقہ میں مقیم رہے۔ نہایت مخلص قربانی و ایثار کے لئے ہر وقت مستعد رہتے اور بڑھ چڑھ کر وقت آنے پر تعاون و قربانی کا نمونہ پیش کرتے نظام سلسلہ اور خلفاء سے بے حد عقیدت اور محبت رکھنے والے اور مبلغین سلسلہ سے دل و جان سے مخلصانہ تعاون کرنے والے اور خدمت کرنے والے دوست تھے احمدیت اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے اور نئے سے نئے طریق اور حکمت و دانائی کے ساتھ پیغام احمدیت پہنچانے کے لئے کوئی موقع ضائع نہیں ہونے دیتے تھے گزشتہ سے پیوستہ سال ماہ ستمبر کی ۲۷ دیں تاریخ کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد اپنے بڑے لڑکے عزیزم افتخار احمد صاحب ایاز سلمہ اللہ کے پاس مورو گورو (تنزانیہ) میں اپنے رب حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مشرقی افریقہ کے مختلف شہروں میں ملازمت کے دوران ان کا قیام زیادہ دارالسلام اور ٹانگانیکا میں بہت عرصہ رہے۔ ٹانگا میں ہی اپنی ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ گورنمنٹ سکول میں جو کریم جی جیون جی سکول کے نام سے موسوم تھا کامیابی کے ساتھ تدریسی فرائض انجام دینے کے علاوہ سکول کی دیگر مساعی اور شہر کی متعدد سوسائٹیوں میں قومی و ملکی بہتری کے لئے بھرپور خدمات انجام دیں۔ زمانہ جنگ میں ۱۹۳۸ء و ۱۹۳۹ء اور اس کے بعد ٹانگا کے محکمہ اطلاعات میں تراجم اور بعض دوسرے کاموں میں حکومت اور پبلک کی بہتری کے لئے بڑی مستعدی سے خدمات بجا لائیں اور اپنی دیانت و امانت سے سلسلہ کے لئے نیک نامی کا باعث بنتے رہے سلسلہ کے کاموں اور خدمت دین کے لئے تو وہ ہر وقت مستعد رہتے جب بھی ان کے ہاں جانے کا موقعہ ملتا شہر کے معززین اور اعلیٰ طبقہ سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا سلسلہ کے لٹریچر کی اشاعت اور فروختگی کیلئے بلا دھڑک جد و جہد کرتے۔

۱۹۵۳ء کی بات ہے جب سواحیلی قرآن مجید کی طباعت ہوئی۔ تو ٹانگا شہر اور مضافات محترم ایاز صاحب خاکسار کے ساتھ ہو کر اور بعض دفعہ کسی مقامی مبلغ یا اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر قرب و جوار کے علاقہ کے متعدد دورے کرتے اور احمدیوں و غیر احمدیوں دوستوں اور معززین میں قرآن مجید کی اشاعت و تقسیم کے لئے کوشاں رہتے۔ محترم ایاز صاحب کے تعارف سے ایک ایسے ہمدرد مسلمان دوست سے جب خاکسار کی ملاقات ہوئی اور بعد میں ان کے ساتھ خاکسار کے مؤانست و پیار کے مراسم ہو گئے۔ تو انہوں نے سواحیلی ترجمۃ القرآن کے لئے گرانقدر امداد دی۔ یہ دوست اب فوت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا دے اور محترم ایاز صاحب کو بھی اعلیٰ علیین میں داخل کرے۔

ٹانگا شہر کی سٹریٹ نمبر ۵ میں بڑے شوق سے ایک لائبریری قائم کی ان دنوں محترم حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ سلسلہ وہاں موجود تھے آپ بہت سی کتب اور سلسلہ کے بعض دوسرے احباب کی کتب اور مشن کی کتب کو یکجا جمع کر کے مبارک لائبریری کے نام سے اس کا افتتاح خاکسار سے کرایا۔ تا شہر کے لوگوں کو سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کا موقع ملتا رہے اور جماعتی جد و جہد کا مرکز مضبوط بنتا چلا چلا جائے۔

محترم ایاز صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ ٹانگا میں مسجد بن جائے اس کے لئے سالہا سال زمین کے حصول کے لئے کوشش جاری رہی کبھی کوئی روک بنتی اور کبھی کوئی بالآخر خاکسار کے مشرقی افریقہ سے رخصت ہونے سے قبل ٹانگا کے ایک موزوں علاقہ میں زمین کا قطعہ مل گیا۔ اس قطعہ کے کاغذات وغیرہ پر لینڈ آفس کے ساتھ معاہدہ پر خاکسار نے ہی دستخط کئے اور ضروری ادائیگیاں اسی وقت کر دی گئیں۔ بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک خوبصورت مسجد بن گئی۔ اور اس مخلص دوست کی خواہش کو اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان سب دوستوں کو جنہوں نے اس مسجد کی زمین کے حصول اور مسجد کی تعمیر کے لئے کسی رنگ میں بھی جد و جہد کی جزائے خیر دے۔ محترم ایاز صاحب کی بڑی خواہش ہوتی کہ چندہ بڑھ چڑھ کر دیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ تحریک جدید کے کسی ابتدائی سال میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر مشرقی افریقہ میں اس سال سب سے زیادہ چندہ انہوں نے دیا حالانکہ ان سے بڑھ کر حیثیت والے دوست اس وقت موجود تھے دوسروں کو بھی خلیفہ وقت کی تحریک میں خواہ وہ کوئی تحریک ہو بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کرتے رہتے سلسلہ کے بزرگوں بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد اور حضرت خلیفۃ المسیح سے بے حد عقیدت و محبت تھی۔ بلکہ فدائیت کے جذبات رکھتے تھے کئی واقعات بیان کئے جا سکتے ہیں وفات سے کچھ عرصہ پہلے ان کی ایک صاحبزادی کے رشتہ کا سوال تھا۔ خاکسار نے ہی انہیں اس بارہ میں تحریک کی تھی بعد میں معلوم ہوا کہ ان کے خاندان میں سے کسی فرد نے خواب بھی دیکھا ہوا تھا کہ میرے ذریعہ انہیں کوئی رشتہ پیش ہوگا۔ اس رشتہ کے متعلق فیصلے سے پہلے مجھے خط لکھا کہ آپ یہ بتائیں کہ کیا یہ لڑکا اور اس کا خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے محبت و عقیدت کے جذبات رکھتا ہے اور چندہ دل میں فراخ حوصلگی سے کام لیتا ہے۔ دین کے کاموں میں حصہ لینے سے بخل تو نہیں کرتا غرض پانچ چھ سوالات تھے جو سب کے سب ان کے دینی اخلاص اور جذبہ کے مظہر تھے بے حد مہمان نواز تھے اس معاملہ میں خدا تعالیٰ ان کی دونوں بیویوں کو جزائے خیر دے۔ انہوں نے اپنے میاں کے ساتھ اس بات میں پورا تعاون کیا۔ سلسلہ کے کارکنوں اور خدام اور مبلغین کی خدمت میں تو انہیں ایک خاص خوشی حاصل ہوتی تھی۔

تبلیغ کا بڑا شوق تھا کوئی موقعہ نہیں جانے دیتے تھے کبھی بڑے فنکشن میں جو ملکی یا قومی لحاظ سے ان کے علاقہ یا شہر میں منعقد ہوتا اور اس سے فائدہ اٹھانا ان کے امکان میں ہوتا تو خود مجھے تار دے کر بلا لیتے اور اس میں تقریر کرواتے کا انتظام کرتے الحمد للہ کہ ہمیشہ یہ تقریریں غیروں میں سلسلہ کی عزت کا باعث بنتیں اور جماعت کی خدمات کے لئے قدردانی کے جذبات غیروں میں پیدا کرنے کا موجب ہوتیں جب انہیں سکول سے رخصتیں ہوتیں تو کبھی ایک ایک ماہ اور کبھی اس سے زیادہ کا وقت دے کر لٹریچر حاصل کرتے اور اردگرد کے علاقوں میں چلے جاتے دورہ انہوں نے اس زمانہ میں بلجیئن کانگو کا دورہ کیا معززین علاقہ اور سمجھدار افریقین سے ملتے انہیں لٹریچر دیتے اور تبلیغ اسلام کے فریضہ کو انجام دے کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ ۱۹۴۸ء کی بات ہے میرے پاس ٹبورا آئے اور وہاں سے بلجیئن کانگو جانے کا پروگرام بنایا قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کا ٹائپ شدہ مسودہ کی ایک کاپی ساتھ لے گئے اس وقت تک ابھی چھپا نہیں تھا کہنے لگے یہ کانگو کے لوگوں کو دکھاؤں گا اس طرح جماعت کی اسلامی خدمات سے انہیں واقفیت ہو گی۔

مشرقی افریقہ کی ان دنوں سالانہ کانفرنس ہوتی تھی جس میں مشرقی افریقہ کے مبلغین اور جماعتوں کے نمائندے شامل ہوتے سالانہ پروگرام بنتا بجٹ تیار ہوتا گزشتہ سال کی مالی حالت کا جائزہ لیا جاتا۔ محترم ایاز صاحب نے ہر کانفرنس میں شرکت کی۔ آپ بڑی معقول، مدلل اور مہذبانہ گفتگو کے ساتھ بحث میں حصہ لیتے اخبارات میں اشاعت کے لئے جو اختتام کانفرنس میں اعلامیہ جاری کیا جاتا اس کے تیار کرنے میں بڑے شوق سے حصہ لیتے۔ نکتہ چینی اور اعتراض سے سخت نفرت تھی۔ اور کارکنوں کی مجبوریوں اور معذوریوں کو سمجھتے تھے بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ معترضین سے کبھی ان کی موانست نہ ہوئی۔

ریٹائر ہونے پر بڑی خواہش تھی کہ سلسلہ کی خدمت کریں چنانچہ کمپالہ میں جا کر اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے بڑے اہتمام اور محنت سے ایک ہائی سکول جاری کیا اور اس کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے نام پر بشیر ہائی سکول رکھا اور ارادہ تھا کہ اس سکول کی آمد سے مزید سکول کھولنے کی سعی کریں گے لیکن حالات نے موافقت نہ کی الحمد للہ کہ بشیر ہائی سکول چل رہا ہے۔

نماز باجماعت کے بڑے پابند تھے گھر میں ہوتے تو بچوں کو ساتھ لے کر ہمیشہ باجماعت نماز ادا کرتے نماز کے بعد اپنے بچوں سے درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اہتمام سے دلواتے تہجد اور اشراق کے نوافل کے بڑے پابند تھے۔

جب کبھی ربوہ آتے تو آپ کی بے حد خواہش ہوتی کہ زیادہ سے زیادہ وقت حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس میں گزاریں۔ نمازوں کے لئے اوّل صف میں اوّل وقت پر آ کر بیٹھ جاتے حضور کبھی مسجد میں تشریف فرما ہوتے تو کبھی اس کا ناغہ نہ کرتے اور مجلس علم و عرفان سے حظ اٹھاتے۔

دعاؤں کے لئے حضور کو باقاعدگی سے لکھنا ان کا معمول تھا۔ اور کبھی بھی اس میں ناغہ نہیں آنے دیتے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...... ہر اہم معاملہ میں حضرت خلیفۃ الوقت سے مشورہ لیتے ایک دفعہ ایبے سینا جانے کا پروگرام بنایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دعا اور مشورہ کے لئے لکھا حضور نے جواباً تحریر فرمایا کہ آپ ٹانگانیکا میں ہی رہیں۔ یہ ہمارا اپنا ملک ہے۔ بارہا اس کا ذکر کرتے۔ چنانچہ باہر جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور ٹانگانیکا میں ہی جب تک ریٹائرڈ نہ ہوئے مقیم رہے ریٹائر ہونے کے بعد یوگنڈا چلے گئے۔ مگر آخری بیماری میں پھر واپس ٹانگانیکا آ گئے۔ اپنے بڑے بیٹے کے پاس مقیم تھے جن دنوں خاکسار ۱۹۶۹ء میں انگلستان سلسلہ کے کام کے لئے گیا تھا ایاز صاحب نے بھی ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے سے بھی کہا اور اپنے بڑے داماد کو جو انگلستان میں مقیم تھے ان کو بھی اپنے ارادہ سے اطلاع دی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ شیخ صاحب وہاں گئے ہوئے ہیں میں بھی وہاں جا کر ان کے ساتھ مل کر کام کروں گا۔ خدمت دین کا جذبہ تھا جو آخری لمحات تک ان کے رگ و ریشہ میں سمایا ہوا تھا مگر خدا تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا۔ بالآخر مولا حقیقی نے انہیں اپنے پاس بلا لیا اور خدا تعالیٰ کے پیاروں کی معیت میں ربوہ بہشتی مقبرہ میں ہمیشہ کی نیند سو گئے خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں اور ان کے اہل و عیال پر بھی وہ جہاں بھی رہیں احمدیت کی شمع کو روشن رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہیں۔

*

تحریک جدید کا کام کرنے والوں کے لئے دعا

تحریک جدید کے مالی جہاد میں یوں تو ہر فرد جماعت حصہ دار ہے مگر بعض افراد خصوصی مساعی کے نتیجہ میں ساری جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہوتے ہیں۔ چنانچہ مکرم نگران صاحب خدام الاحمدیہ حلقہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر نے خدام الاحمدیہ نبی سرروڈ اور احمد آباد ضلع تھرپارکر سے سال رواں ۳۹/۲۹ تحریک جدید کی خاص کوشش کر کے وعدے اور وصولی کی خوش کن اطلاع دی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جماعت کی ہر ذیلی تنظیم کے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ بھی کوشش فرما کر ایسی ہی مساعی سے ممنون فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

ماہ صلح (جنوری) ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے جملہ قائدین ماہ جنوری کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری جلد مرکز بھجوائیں۔ یہ رپورٹیں ۱۵ فروری تک مرکز میں پہنچنی ضروری ہیں۔

ایسے قائدین جو ماہ نومبر اور دسمبر دونوں ماہ یا ایک ماہ کی رپورٹ کسی وجہ سے قبل ازیں نہیں بھجوا سکے۔ وہ یہ رپورٹیں بھی ساتھ ارسال کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مددگار کارکن کی فوری ضرورت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک مددگار کارکن کی فوری ضرورت ہے ضرورت مند حضرات پریذیڈنٹ جماعت اور قائد مجلس کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ ضلع جھنگ)

گمشدہ بچہ

گیارہ بارہ سال کی عمر کا ایک بچہ جو کہ گونگا ہے ۲ فروری سے گم ہو گیا ہے اس کا چہرہ قدرے لمبا ہے سانولا رنگ اور جسم دبلا پتلا ہے قد ۳، ۳½ فٹ کے درمیان ہے منہ سے رال بہتی ہے۔ ملیشیا کی قمیص اور دھاری دار پاجامہ پہن رکھا ہے پاؤں سے ننگا ہے۔

جس دوست کو ملے وہ براہ کرم درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں:۔

(محمد امین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ۔ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

بیرونی ممالک میں وقف عارضی

انچارج مبلغین احباب کو تحریک فرماتے رہیں

جزائر فجی سے ایک واقف وقف عارضی کی رپورٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وقف عارضی کی مبارک تحریک ساری دنیا کے لئے ہے بیرونی ممالک میں جملہ مبلغین کا فرض ہے کہ احباب میں یہ تحریک فرمائیں۔ بیرونی ممالک کے واقفین کے لئے یہی ہدایت ہے کہ وہ انچارج مبلغ کی ہدایات کے مطابق کام کر کے رپورٹ بھجوائیں مبلغین کے لئے بھی ضروری ہے کہ مرکز میں واقفین کے بارے میں ضروری رپورٹ بھجواتے رہیں تاکہ ریکارڈ مکمل رہے اور واقفین وقف عارضی امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤں سے حصہ پاتے رہیں۔

ذیل میں جزائر فجی سے آمدہ تازہ رپورٹ درج کی جاتی ہے۔

(خاکسار ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

"خاکسار نے یہاں پر مکرم امیر صاحب فجی کی تحریک پر ایک ماہ کے لئے وقف عارضی کیا تھا جس کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

خاکسار کا کالج موسم گرما کی تعطیلات کے باعث دو ماہ کے لئے بند ہے چنانچہ ۱۵ دسمبر سے ۱۵ جنوری تک ایک ماہ کے لئے صوا جو جماعت کا مرکز ہے اور میری رہائش گاہ ناندی سے تقریباً ۲۰۰ میل دور ہے۔ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کی ہدایت پر وہاں چلا گیا۔

جماعت فجی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک کافی بڑی لائبریری ہے اس کی تمام کتب کو نئے طور پر ترتیب دینا۔ صاف کرنا مصنفین اور مضامین وار علیحدہ علیحدہ فہرست تیار کرنا اور انہیں ایسے طریق پر مختلف الماریوں میں رکھنے کا کام میرے سپرد کیا گیا جو کہ اس خاکسار نے کم و بیش ایک ماہ کے دوران مکرم امیر صاحب کے تعاون و ہدایت کے مطابق انجام دیا۔ نیز دیگر جماعتی کاموں میں بھی حسب استطاعت ان کا ہاتھ بٹاتا رہا۔ اور وقتاً فوقتاً جماعت کے احباب سے مل کر اور بعض گھروں میں جا کر بھی ان کی تربیت اور مذہبی گفتگو وغیرہ کا موقع ملتا رہا۔ نیز جماعت کے لوکل جلسوں، درسوں، خطبوں اور دیگر تقاریب میں شامل ہوتا رہا اسی طرح خاکسار نے مکرم امیر صاحب کی ہدایت پر لائبریری کے ریڈنگ روم کے لئے دو بڑے بڑے البم "تصاویر کے" تیار کئے۔ ایک میں صرف تمام دنیا کی احمدیہ مساجد کے فوٹو ترتیب سے لگائے ہیں اور دوسرے البم میں فجی میں احمدیہ مشن کے کھلنے سے اب تک اکثر تقاریب وغیرہ کی تصاویر لگائی ہیں۔ اس طرح اب یہ دونوں البم احمدی غیر احمدی زائرین کے دیکھنے میں آ سکتے ہیں۔

(مبارک احمد خان ولد محبوب احمد صاحب ربا ڈی گارڈ) ناندی کالج۔ فجی)

دعائے نعم البدل

خاکسار کے خالہ زاد بھائی حکیم محمود احمد صاحب ابن حکیم مولوی محمد زاہد صاحب مبلغ صحابی شورکوٹ شہر ضلع جھنگ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۱۱ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا تھا جو ۱۲ روز زندہ رہ کر فوت ہو گیا ہے۔

قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین۔ (تسلیم اختر سلطان پورہ)

درخواست دعا

میرے چچا سید معصوم علی شاہ صاحب گلے کی تکلیف کی وجہ سے ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور آج کل کراچی ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید محمد رفیق شاہ نقشہ نویس۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان خدمت درویشاں فنڈ

(از نومبر ۱۹۷۲ء تا جنوری ۱۹۷۳ء)

(۲)

۴۲	خواجہ محمد شریف صاحب	لاہور	۵۰٫۰۰	روپے
۴۳	شیخ محمود الحسن صاحب گلبرگ	"	۱۰۰٫۰۰	"
۴۴	ملک محمود احمد خان صاحب سول لائنز	"	۳۰٫۰۰	"
۴۵	ملک عبدالباسط صاحب "	"	۵٫۰۰	"
۴۶	ڈاکٹر پروفیسر قاضی محمود احمد صاحب	"	۲۰٫۰۰	"
۴۷	ملک عبدالحئی خان صاحب	"	۱۰٫۰۰	"
۴۸	چوہدری محمد عظیم صاحب ماڈل ٹاؤن	"	۴٫۰۰	"
۴۹	چوہدری غلام رسول صاحب وحدت کالونی	"	۲۵٫۰۰	"
۵۰	قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور چھاؤنی		۱۰٫۰۰	"
۵۱	محمودہ لطفی صاحبہ	"	۱۷٫۰۰	"
۵۲	فہمیدہ لطیف صاحبہ	"	۲۰٫۰۰	"
۵۳	میجر محمد اشرف صاحب	"	۵٫۰۰	"
۵۴	میاں محمد علی صاحب راجہ جنگ ضلع	"	۲٫۰۰	"
۵۵	محمد اکرم صاحب	گوجرانوالہ	۸٫۰۰	"
۵۶	چوہدری محمد عظیم صاحب	"	۱٫۰۰	"
۵۷	ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی	"	۳٫۰۰	"
۵۸	نصراللہ خان صاحب تونے کی ضلع گوجرانوالہ		۲٫۷۵	"
۵۹	عزیز احمد صاحب تلونڈی کھجوروالی	"	۳٫۰۰	"
۶۰	نواب زادہ محمد امین خان صاحب سنبل		۵٫۰۰	"
۶۱	حاجی محمد یعقوب صاحب	سیالکوٹ	۶۵٫۰۰	"
۶۲	حسین بی بی صاحبہ	"	۱۰٫۰۰	"
۶۳	بیگم میجر منیر احمد صاحب شہید	سیالکوٹ چھاؤنی	۱۵٫۰۰	"
۶۴	عمر دین صاحب سیکرٹری مالی تاندووالی		۵٫۰۰	"
۶۵	غلام حسین صاحب پسرور		۸٫۰۰	"
۶۶	امۃ الحئی صاحبہ	ساہیوال	۲۵٫۰۰	"
۶۷	محمد عاشق صاحب	"	۲۳٫۰۰	"
۶۸	عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال	اوکاڑہ	۶۱٫۰۰	"
۶۹	کیپٹن ظہور علی صاحب	"	۱۰٫۰۰	"
۷۰	شیخ فضل دین صاحب	"	۲٫۰۰	"
۷۱	شیخ محمد صدیق صاحب شبولہ ضلع ساہیوال		۵٫۰۰	"
۷۲	ایم ایس خالد صاحب محاسب جماعت احمدیہ مردان		۲٫۰۰	"
۷۳	شیخ محمد لطیف صاحب اسلام گنج مردان		۵٫۰۰	"
۷۴	عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ	راولپنڈی	۴۱٫۵۰	"
۷۵	خواجہ عبدالغنی صاحب	"	۱۰٫۰۰	"
۷۶	محمد حمید صاحب اصغر مال روڈ	"	۲۵٫۰۰	"
۷۷	قاضی عبدالغنی صاحب	"	۲۰٫۰۰	"
۷۸	العفت شہزادی صاحبہ	گوجرخان	۴۰٫۰۰	"
۷۹	صفیہ بیگم مرزا بیگ صاحب	کوئٹہ	۸٫۰۰	"
۸۰	محمد عیسٰے خان صاحب	"	۳۷٫۷۵	"
۸۱	ضیاء الحق صاحب	"	۲۵٫۰۰	"
۸۲	امۃ الرحمٰن صاحبہ	"	۱۰٫۰۰	"
۸۳	شیخ محمد یعقوب صاحب	"	۵۵٫۰۰	"
۸۴	والدہ محمد علی صاحب گوٹھ امان اللہ سندھ		۲۵٫۰۰	"
۸۵	پیر بخش صاحب بادھن ۔ سندھ		۲٫۰۰	"
۸۶	نصیر احمد صاحب محمد آباد اسٹیٹ	"	۵٫۰۰	"

(باقی)

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام توحید سے فضائے عالم کو معمور کرنے کے لئے ایک وسیع پروگرام کے ماتحت بیرونی ممالک میں تعمیر مساجد کا کام شروع فرمایا ہے اس سلسلہ میں حضور انور رضی اللہ عنہ نے اپنی جماعت کے ہر پیشہ کے لحاظ سے تقسیم فرما کر ایک لائحہ عمل تجویز فرما دیا ہے اس لائحہ عمل میں زمیندار اور مزارع حضرات کے بارہ میں حضور انور فرماتے ہیں :-

" زمیندار احباب جن کی زمین زیر کاشت دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔ مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں "

اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں برکت ڈالے۔ اور خدمت دین کی کماحقہ توفیق بخشے آمین لہٰذا آپ کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کے فضلوں اور انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

بعض مجالس خدام الاحمدیہ کی قابل قدر مساعی

وعدہ جات تحریک جدید کی مہم میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ذیلی تنظیمیں بھی جوش و خروش اور اخلاص سے حصہ لے رہی ہیں چنانچہ ذیل میں چند مجالس خدام الاحمدیہ کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔	مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید قائد ضلع لاہور	شہر کے علاوہ دیگر تمام جماعتوں کے وعدے وقت کے اندر لینے کا خاص اہتمام کیا۔
۲۔	مکرم چوہدری محمد خان صاحب قائد ، مغل پورہ ۔ لاہور	حلقہ جات مغل پورہ باغبانپورہ کا ٹارگٹ وعدہ جات پورا کرنے میں تعاون کیا۔
۳۔	مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب قائد ضلع سیالکوٹ ۔	قریباً ۲۵ فی صد جماعتوں کے وعدے لینے میں تعاون کیا۔
۴۔	مکرم ملک لطیف احمد صاحب سرور قائد ضلع شیخوپورہ	قریباً دس فی صد جماعتوں کے وعدے لینے میں تعاون کیا۔
۵۔	مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب قائد ضلع سرگودھا	قریباً دس جماعتوں کے وعدے لینے میں تعاون کیا۔

اللہ تعالیٰ سب کو حسنات دارین سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اطفال متوجہ ہوں

۱۔ تمام مجالس کو چندہ وقف جدید کے ٹارگٹ بھجوا دیئے گئے ہیں اس لئے ناظمین اطفال ان کے مطابق سے وعدے لے کر اطلاع بھجوائیں۔

۲۔ ہر ماہ اپنی ماہانہ رپورٹ ارسال کریں۔

۳۔ فہرست تجنید یعنی تمام اطفال کے نام مع کوائف ارسال کریں۔

۴۔ جن اطفال نے فارم رکنیت اطفال تک پُر نہیں کئے۔ ان کے فارم پُر کروا کر بھجوائیں

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ)

درخواست دعا

میرے خاوند عزیز احمد شاہ صاحب ڈرافٹس مین گرامر حجۃ الزالہ مسلسل تین سال سے رعشہ کی بیماری میں مبتلا ہیں احباب سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ذکیہ زوجہ حجۃ الزالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

یہ سال اس الٰہی تحریک میں سنگ میل ہونا چاہیئے

جماعت احمدیہ کی ہنگامی مالی تحریکات میں "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" سب سے بڑی مالی تحریک ہے یہ سال اس تحریک کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ مخلصین جماعت احمدیہ نے اس سال اپنے وعدوں کی سو فیصد ادائیگی بھی کرنا ہے اور اس سال نو لاکھ روپے کی رقم بھی پوری کرنی ہے۔ غلبۂ اسلام کے لئے خاص کوشش کر کے ان ہر دو مطالبات کو پورا کر دیجئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوشش فرمایئے

جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کا انعقاد مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ تبلیغ (فروری) ہو رہا ہے۔ جس میں طلباء جامعہ احمدیہ کے پانچ احزاب (امانت۔ صداقت۔ رفاقت۔ دیانت۔ شجاعت) کے مابین اجتماعی کھیلوں مثلاً فٹ بال، والی بال، ہیرو ڈبہ۔ کبڈی۔ اور رسہ کشی کے ناک آؤٹ مقابلے ہوں گے۔ ان کے علاوہ انفرادی کھیلوں مثلاً دوڑیں، نشانہ بازی، چھلانگیں، وزن اٹھانا، گولہ و نیزہ پھینکنا وغیرہ کے بھی مقابلے ہوں گے جن میں پلو فائٹنگ۔ پہاڑ کی چوٹی سر کرنا۔ میوزک ریس اور ورک دوڑ کے مقابلے خاصے دلچسپ ہوتے ہیں۔

احباب کرام سے التماس ہے کہ وہ کثیر تعداد میں تشریف لا کر خود بھی محظوظ ہوں اور کھلاڑیوں کی بھی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(مدیر الالعاب السنویۃ بالجامعۃ الاحمدیۃ)

واشنگٹن (امریکہ) میں احمدی بچوں کی شادی

۱۲ جنوری ۷۳ء کو واشنگٹن میں عزیزہ آصفہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم محمد اسحٰق صاحب لائل پوری کی تقریب رخصتانہ ان کے ماموں ملک جمال الدین صاحب کے گھر منعقد ہوئی۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے دعا فرمائی۔

عزیزہ آصفہ بشریٰ کا نکاح ۱۲ ستمبر ۷۲ء کو لاہور میں عزیزم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب ابن محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مرحوم بنگالی سابق مبلغ امریکہ کے ساتھ ۳۰۰۰/- روپے مہر پر قرار پایا تھا۔

۱۷ جنوری ۷۳ء کو محترمہ ام خلیل صاحبہ کی طرف سے وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ چونکہ احمدیہ مشن ہاؤس میں جگہ کم تھی اس لئے اسلامک سنٹر میں یہ دعوت کا انتظام کیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود مقیم امریکہ۔ احمدی احباب و دیگر پاکستانی ۲۰۰ کی تعداد میں شریک ہوئے عزیز خلیل الرحمٰن صاحب محترم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم مجاہد بنگال کے بچے کے لئے دعا فرمائیں کہ اس کی شادی ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہو۔ آمین اللّٰہم آمین۔

(ظہور احمد۔ ناظر دیوان سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ ربوہ)

ضروری اطلاع

ماہ فروری کا رسالہ مصباح بعض حالات کی وجہ سے پندرہ تاریخ تک پوسٹ ہو سکے گا۔ خریدار بہنوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

(مدیرہ مصباح)

خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز جذبات کے ساتھ

انصار بھائیوں اور بزرگوں کے لئے یہ خبر بے حد خوشی کا موجب ہوگی کہ ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ۔ دعاؤں اور آپ سب کے گہرے تعاون کے نتیجہ میں مالی میدان میں ہمارا قدم سال بسال آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔ گزشتہ سے پیوستہ سال ہماری مجموعی آمد نصف لاکھ کے قریب تھی لیکن گزشتہ سال ایک لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

تاہم سو فیصدی بجٹ پورا ہونے میں تھوڑی سی کمی رہ گئی ہے۔ سال رواں میں ہم نے صرف اس کمی کو ہی پورا نہیں کرنا بلکہ اپنے محبوب آقا کی منشاء مبارک کے مطابق بہت آگے نکلنا ہے۔ مگر یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جبکہ مطلوبہ ٹارگٹ پر پہنچنے کا احساس ایک ایک رکن کے ذہن میں ہر وقت اور ہر دم زندہ اور مستحضر رہے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

جماعت احمدیہ لاہور کے ایک مخلص دوست قرآن کریم (معریٰ۔ اردو ترجمہ انگریزی ترجمہ) کے ایک ہزار نسخے مستحقین بالخصوص ایسی بیوہ خواتین اور یتیم بچیوں میں ہدیۃً تقسیم کرنا چاہتے ہیں جو خود قرآن کریم قیمتاً حاصل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ براہ کرم ایسے افراد اپنے امیر یا مربی سلسلہ کی تصدیق کے ساتھ اپنے اسماء سے خاکسار کو مطلع فرمائیں ان کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ قرآن کریم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ احباب سے اس مخلص دوست کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ۔
احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ لاہور۔)

جماعت احمدیہ بقیہ ۴

ب ذات سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے جو تمہارے اعلیٰ اخلاق کے درجہ تک نہ پہنچے۔ پھر بعد میں ایک دفعہ مجھ سے کہا اگر کسی بچہ کی تربیت میرے ہاتھ میں ہو تو میں تمہیں نمونہ بنا کر اس کی تربیت کروں۔ اور جو عزت اور ادب تمہارا میری نگاہ میں ہے تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ میں نے جواب دیا کہ اگر آپ کوئی خوبی مجھ میں دیکھتی ہیں تو وہ اس وجہ سے ہے کہ اسلام میرا دین ہے اور جو برائی مجھ میں ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ میں ابھی پورے طور پر اسلام پر عمل کرنے کے قابل نہیں ہوا۔

پس اندازہ کرو کہ اخلاق کا کتنا گہرا اثر ہے۔ ایک یورپین لڑکی یہ کہنے پر مجبور ہوتی ہے کہ اگر کسی بچے کی تربیت اس کے ذمہ ہو تو وہ محترم چوہدری صاحب کا نمونہ سامنے رکھ کر اس کی تربیت کرے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ مکرم چوہدری صاحب کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات میں سے ایک نشان ہے ایک تو اس لحاظ سے کہ حضرت مسیح موعود کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچے یعنی جہاں جہاں بھی وہ جائیں حضرت صاحب کی تبلیغ بھی وہاں پہنچ جائے (اس وقت تک) اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو اکناف عالم میں جانے کے مواقع ملتے رہے ہیں اور انشاء اللہ ملتے رہیں گے۔) دوسرے اس لحاظ سے کہ دنیا والے دیکھ لیں کہ احمدیت جس قسم کے انسان بنانا چاہتی ہے وہ ایسے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسی جماعت اقوام عالم پر قائم کرنا چاہتا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کی عمر اور صحت میں غیر معمولی برکت دے تا کہ وہ دین کی کما حقہٗ خدمت کر سکیں۔ اور ہم سب کو توفیق دے کہ نیکی کا نمونہ بن جائیں۔

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں صفائی وغیرہ کے لئے فوری طور پر ایک خاکروب اور ایک خاکروبہ کی ضرورت ہے جو محنت فرض شناسی اور دیانتداری سے کام کرنے والے ہوں۔ تنخواہ حسب قواعد دی جائے گی خواہشمند فوری طور پر دفتر فضل عمر ہسپتال میں حاضر ہو کر اپنے آنے کی اطلاع دیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵